47705 ـ خاوند کی لاعلمی میں گھریلو اخراجات میں سے کچھ رقم صدقہ کرنا

سوال

خاوند مجھے میرے اور بچیوں کے خرچہ کے لیے ہر ماہ کچھ رقم مہیا کرتا ہے، لیکن میں خاوند کو بتائے بغیر اس میں سے کچھ مبلغ صدقہ کر دیتی ہوں، کیا یہ عمل جائز ہے یا کہ مجھے خاوند سے دریافت کرنا چاہیے، کہ آیا وہ صدقہ کرنے میں میری موافقت کرتا ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر خاوند اپنے مال میں سے بیوی کو صدقہ کرنے کی اجازت دیتا ہے تو عورت کے لیے خاوند کے مال سے صدقہ کرنے میں کوئی حرج نہیں، یہ اجازت زبانی بھی ہو سکتی ہے مثلا بیوی کو کہے: تم میرے مال سے اتنا صدقہ کرو، یا جتنا چاہو صدقہ کر سکتی ہو.

اور بعض اوقات رواج اور عادت کے مطابق بھی اجازت ہو سکتی ہے، یعنی لوگوں میں عادت ہو کہ وہ اس طرح کے کام پر راضی ہوتے ہیں، یا پھر بیوی کو علم ہو کہ وہ اس سے راضی ہو گا اور اسے ایسا کرنے سے منع نہیں کریگا.

اس حال میں بیوی کے لیے اپنے خاوند کے مال سے صدقہ کرنے میں کوئی حرج نہیں؛ اور بیوی کو بھی صدقہ کرنے کا اجروثواب حاصل ہوگا، اور خاوند کو بھی.

لیکن اگر خاوند اسے منع کر دے، یا پھر بیوی کو علم ہو کہ وہ اس پر راضی نہیں ہوگا تو اس صورت میں بیوی کے لیے خاوند کے مال سے کچھ بھی صدقہ کرنا جائز نہیں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" کیا بیوی کے لیے خاوند کی اجازت کے بغیر خاوند کے مال سے تھوڑی سی رقم بھی صدقہ کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

اس میں دو روایتیں ہیں؛ پہلی روایت یہ ہے کہ: ایسا کرنا جائز ہے؛ کیونکہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" عورت جو بھی اپنے خاوند كے گھر سے (اللہ كى راہ ميں) خرچ كرتى ہے اور وہ اس ميں خرابى نہ كرنے والى ہو تو اسے اس ميں اجروثواب حاصل ہوتا ہے، خاوند كو كمانے اور بيوى كو خرچ كرنے كا اور خزانچى كو بھى اتنا ہى اجروثواب ملےگا اور ان ميں سے كسى ايك كے اجروثواب ميں كوئى كمى نہيں كى جائيگى "

يہاں اجازت كا ذكر نہيں ہے.

اور اسماء رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ وہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آئيں اور عرض كيا:

اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم ميرے پاس اپنا كچھ نہيں صرف وہى كچھ ہے جو زبير رضى اللہ تعالى عنہ مجھے ديتے ہيں، تو كيا جو وہ مجھے ديتے ہيں اس ميں سے كچھ عطيہ دے سكتى ہوں ؟

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: تم ميں جتنى استطاعت ہے عطيہ دے ديا كرو "

الرضخ عطاء كو كہا جاتا ہے، اور بخارى شريف كى روايت ميں " تصدقى " كے الفاظ ہيں كہ تم صدقہ كيا كرو "

يہ روايت متفق عليہ ہے.

اور اس ليے بھى كہ عام طور پر عادتا اس كى اجازت ہوتى ہے، اور اس سے دل خوش ہوتا ہے، اس ليے يہ صريح اجازت كے قائم مقام ٹھرا.

اور دوسرى روايت ہے كہ: بغير اجازت ايسا كرنا جائز نہيں؛ ليكن پہلى روايت زيادہ صحيح ہے.....

اور اگر خاوند بيوى كو صدقہ كرنے سے منع كرتے ہوئے كہتا ہے: تم ميرے مال ميں سے كچھ اور تھوڑا يا زيادہ سا بھى صدقہ مت كرو تو عورت كے صدقہ كرنا جائز نہيں ہوگا " اھـ كچھ كمى و بيشى اور اختصار كے ساتھ.

ديكھيں: المغنى (4 / 301).

خاوند كى اجازت كے بغير صدقہ كرنے كے عدم جواز پر درج ذيل حديث دلالت كرتى ہے:

ابو امامہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو فرماتے ہوئے سنا:

" عورت اپنے گھر سے خاوند كى اجازت كے بغير كچھ بھى خرچ مت كرے، عرض كيا گيا: اے اللہ تعالى كے رسول

صلى اللہ علیہ وسلم غلہ اور کھانا بھی نہیں ؟

تو رسول كريم صلى اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو ہمارے سب سے افضل مال میں سے ہے "

سنن ابو داود حديث نمبر (3565) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ابو داود میں اسے صحيح قرار ديا ہے.

" الا باذن زوجها " يعنى خاوند كى صريح يا پھر دلالت حال كى اجازت كے بغير صدقہ مت كرے " عون المعبود.

مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرام سے درج ذيل مسئلہ دريافت كيا گيا:

ايك عورت خاوند كى اجازت كے بغير خاوند كا مال صدقہ كرتى ہے كيا ايسا كرنا جائز ہے ؟

كميٹى كے علماء كا جواب تھا:

" اصل تو يہى ہے كہ عورت خاوند كا مال اس كى اجازت كے بغير صدقہ مت كرے، ليكن تھوڑا سا جس كى عام طور پر عادت ہو مثلا پڑوسيوں كى صلہ رحمى اور سوال كرنے بھكاريوں كے ليے تھوڑى سى چيز جس سے خاوند كو ضرر و نقصان نہ ہو، اور اس كا اجروثواب دونوں كو حاصل ہوگا؛ كيونكہ رسول كريم صلى اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ علیہ وسلم نے فرمايا:

" عورت جو بھى اپنے خاوند كے گھر سے (اللہ كى راہ ميں) خرچ كرتى ہے اور وہ اس ميں خرابى نہ كرنے والى ہو تو اسے اس ميں اجروثواب حاصل ہوتا ہے، خاوند كو كمانے اور بيوى كو خرچ كرنے كا اور خزانچى كو بھى اتنا ہى اجروثواب ملےگا اور ان ميں سے كسى ايك كے اجروثواب ميں كوئى كمى نہيں كى جائيگى " اھـ

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية و الافتاء (10 / 81).

شيخ محمد صالح ابن عثيمين رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

كيا عورت كے ليے خاوند كى اجازت كے بغير خود بخود صدقہ كرنا جائز يا كسى فوت شدہ كے ليے ؟

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" يہ سب كو معلوم ہے كہ خاوند كا مال خاوند كى ملكيت ہے، اور كسى شخص كے ليے كسى دوسرے كا مال اس كى

اجازت کے بغیر صدقہ کرنا جائز نہيں.

اس لیے اگر خاوند اپنی بیوی کو اپنے لیے یا پھر اپنے کسی فوت شدہ شخص کے لیے صدقہ کرنے کی اجازت دے تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر وہ اجازت نہیں دیتا تو پھر خاوند کے مال سے کچھ بھی صدقہ کرناحلال نہیں ہے؛ کیونکہ وہ مال تو خاوند کی ملیکت ہے، اور کسی بھی مسلمان شخص کا مال اس کی مرضی کے بغیر لینا حلال نہیں " اھـ

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (18 / 472).

واللہ اعلم .